ادبیات

غزل

از جناب الم صاحب مظفر نگری

قید میں ہوں جب سے دل میرا جنوں پرور ہوا — یہ جہاں میرے لئے اک خانۂ بے در ہوا
مجھسے ہیں چھوٹے ہوئے دیر و حرم دشت و چمن — کون ہے دنیا میں جو میری طرح بے گھر ہوا
سعیٔ پیہم کا نتیجہ ہے کمالِ زندگی — جب کسی قطرے نے طے کیں منزلیں گوہر ہوا
کیوں نہ ہوں مسجودِ ہستی اس کی سرافرازیاں — سر وہی سر ہے کہ جو آزادِ سنگِ در ہوا
کیف برسانے لگے دل پر اسیری کے مزے — ہم نشیں کنجِ قفس میں جب سے میں بے پر ہوا
کوئی دیکھے کوچۂ غم کی حیات افروزیاں — جو اڑا ذرہ زمینِ عشق کا اختر ہوا
سنتے ہیں اب برق ہوگی پاسبانِ آشیاں — انتظام ایسا چمن میں کب ہوا کیونکر ہوا
مبتلا رکھا مجھے ہر دم فریبِ عشق میں — لطفِ ناکامی کا عالم آرزو پرور ہوا
نالۂ شبگیر بن کر دل اڑا جاتا ہے آج — اے محبت کیا تماشا ہے عرض جوہر ہوا
ساقیا رندوں کے دم سے میکدہ آباد ہے — کب یہاں تنہا فروغِ انجمن ساغر ہوا
خونِ ناحق کو چھپاتے بزم والے تھا محال — خود فروغِ شمعِ محفل خون کا محضر ہوا

کیا قیامت تھیں الم سوزِ وفا کی گرمیاں
قطرہ قطرہ خونِ دل کا غیرتِ اخگر ہوا